67594 ـ زمين خريدى اور اس كى قيمت زيادہ ہونے كے انتظار ميں ہے تا كہ فروخت كر سكے تو كيا اس پر زكاۃ ہے ؟

سوال

زمين اور مكانات كى قيمت ميں بہت زيادہ اضافہ كو مد نظر ركھتے ہوئے ميں مندرجہ ذيل كام كرنا چاہتا ہوں، اور ہو سكتا ہے يہ قيمت خيالى حد تك اتنى زيادہ ہو جائے كہ اكثر لوگوں كے ليے رہائشى مكان ہى خريدنا مشكل ہو جائے:
ميں بہت سستى اور ادھار زمين خريدوں گا: مثلا تيس ہزار ريال ميں ايك پلاٹ، اور دس بيس برس كے بعد حتى كہ اس كى تقريبا قيمت پانچ لاكھ ريال ہو جائے تو ميں ان ميں سے ايك پلاٹ فروخت كر كے اس كى قيمت سے دوسرے پلاٹ ميں مكان تعمير كرونگا، سوال يہ ہے كہ:
ہر ايك كى زكاۃ كس طرح ادا كى جائے گى ؟ اس ليے كہ ايك پلاٹ رہائش كے ليے ہے.... اور دوسرا پلاٹ جسے ميں نے ابھى گھيرا نہيں وہ مال ميں نمو اور زيادتى شمار ہو گا، ميں اسے بعينہ نہيں چاہتا بلكہ گھر تعمير كرنے كے ليے قيمت ميں اضافہ سے استفادہ كرنا چاہتا ہوں.
ميں نے ايك فتوى پڑھا ہے جس ميں ہے كہ بيس برس ميں ايك بار زكاۃ دينا ہو گى، اور دوسرے لوگوں سے سنا ہے كہ بيس برس ميں ہر برس كى تقريبا قيمت لگا كر ہر سال زكاۃ دينا ہو گى ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

صرف تجارتى زمين ميں زكاۃ ہے، اس ليے وہ زمين جس پر آپ نے گھر تعمير كرنا ہے اس پر زكاۃ نہيں، ليكن دوسرے پلاٹ ميں زكاۃ ہو گى.

اور زكاۃ كا حساب اس طرح ہو گا كہ ہر برس كے آخر ميں اس پلاٹ كى اندازا قيمت لگائى جائے اور اس قيمت سے اڑھائى فيصد زكاۃ نكال دى جائے.

اور ہر برس زكاۃ نكالنى واجب ہے، ان سب سالوں كى صرف ايك برس ہى زكاۃ نكالنا كافى نہيں ہو گى.

ايك چيز كى تنبيہ ضرورى ہے كہ جب تجارتى سامان آپ سونے يا چاندى يا نقدى (ريال، يا ڈالر يا دوسرى كرنسى) يا كسى اور سامان كے ساتھ خريديں؛ تو سامان كا سال اس مال اور قيمت كا سال ہو گا جس سے وہ چيز خريدى گئى ہے، تو اس بنا پر سامان كى خريدارى كے وقت سے كوئى نيا سال نہيں شروع ہو گا، بلكہ جس مال كے ساتھ وہ زمين خريدى گئى ہے اس كے سال كو ہى مكمل كيا جائے گا.

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (32715) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا:

میرے پاس کچھ رقم (مثلا پچاس ہزار) ہے جس سے میں نے زمین کا ایك پلاٹ خریدا میرا یہ ذہن ہے کہ یہ پیسے بنك میں پڑے رہنے سے بہتر ہے کہ اس سے زمین خریدی جائے اور یہ رقم محفوظ ہو جائے، اور جب مناسب وقت ہو یا مجھے رقم کی ضرروت پڑے تو میں یہ زمین فروخت کر دوں، اور اس کی قیمت زیادہ ہو چکی ہو گی تو کیا اس پر زکاۃ ہے ؟

کمیٹی کے علماء کرام کا جواب تھا:

" جس شخص نے بھی زمین خریدی یا وہ کسی عطیہ کی بنا پر مالك بنا یا اسے پلاٹ الاٹ کر دیا گیا اور اس کی نیت تجارت کی ہو تو جب اس پر سال مکمل ہو تو اس پر زکاۃ واجب ہو گی، اور وہ ہر برس زکاۃ واجب ہونے کے وقت اس کی قیمت لگوائے اور اس کی قیمت سے اڑھائی فیصد زکاۃ نکال دے "

لیکن اگر اس نے وہ زمین رہائش کی نیت سے خریدی تو اس میں زکاۃ واجب نہیں ہو گی، لیکن جب وہ بعد میں اس کی تجارت کی نیت کر لے تو اس تجارت کی نیت پر سال مکمل ہونے سے زکاۃ واجب ہو گی، اور اگر اس نے اجرت پر دینے کی نیت سے خریدی تو زکاۃ اس کی اجرت پر ہو گی اگر اجرت نصاب کو پہنچے اور اس پر سال مکمل ہو جائے " انتہی

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (9 / 339).

اور شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی سے سوال کیا گیا:

زمین وغیرہ کی زکاۃ کس طرح نکالی جائے گی ؟

اور کیا اسے فروخت کے وقت سب سالوں کی صرف ایك زکاۃ ہی کافی ہو گی ؟

شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا:

" جب زمین وغیرہ مثلا گھر اور گاڑی وغیرہ تجارت کے لیے تیار کی گئی ہو تو ہر برس اس پر سال مکمل ہونے کے وقت قیمت کے حساب سے زکاۃ نکالی جائے گی، اور اس میں تاخیر کرنی جائز نہیں، لیکن اگر مال نہ ہونے کی بنا پر وہ زکاۃ نکالنے سے معذور ہو تو اسے اسے فروخت کرنے تك کی مہلت دی جائے گی، اور فروخت کے بعد وہ ان سب برسوں کی زکاۃ ادا کرے گا، اور ہر برس پورا ہونے کے وقت کی قیمت کے حساب سے زکاۃ ادا کرنا ہو گی،

چاہے اس کی قیمت قیمت خرید سے کم ہو یا زیادہ، میری مراد یہ ہے کہ جس قیمت سے اس نے گھر یا گاڑی یا زمین خریدی تھی.

جمہور اہل علم کے ہاں یہی ہے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تجارت کے لیے تیار کردہ چیز پر زکاۃ نکالنے کا حکم دیا ہے، اور اس لیے بھی کہ تجارتی اموال منافع حاصل کرنے کے لیے مختلف قسم کے سامان سے بدلے جاتے ہیں، اس لیے مسلمان شخص پر اس کی ہر برس زکاۃ نکالنا واجب ہے، جیسا کہ اگر اس کے پاس یہ رقم ہو " انتہی

دیکھیں: مجموع فتاوی ابن باز (14 / 160).

واللہ اعلم .